انجیل شریف کی صحت و درستی

اے برادران اہل اسلام! آپ تسلیم کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو چار کتابیں (یعنے توریت - زبور - انجیل - قرآن) عطا فرمائیں - پھر کیا وجہہ ہے کہ جب عیسائی لوگ انجیل کی منادی کرتے ہیں تو آپ اُن کی باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ؟

میرا خیال ہے کہ آپ یہہ جواب دینگے "کہ بیشک ہم انجیل کو کلام الٰہی تسلیم کرتے ہیں لیکن ہمارے مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے انجیل کو تغیر و تبدل کے وسیلہ سے خراب کر ڈالا ہے اور در حقیقت اُنہوں نے بہت سے لفظ اُڑا دیئے ہیں اور بہت سی عبارتوں کو بدل ڈالا ہے" ہم اس امر پر ذرا غور کریں - پہلے ہم یہہ پوچھتے ہیں کہ آیا آپ کے مولوی صاحبان جو کچھ کہتے ہیں اُسے سچ ثابت کر سکتے ہیں ؟ فرض کرو کہ ایک آدمی کسی دفتر میں خزانچی کا کام کرتا

ہے اور اُس دفتر کا تمام حساب کتاب اُس کے ہاتھ میں ہے اور اُس کا دشمن اُس پر یہہ تہمت لگاتا ہے کہ اس کا حساب کتاب ٹھیک نہیں ہے۔ اُس نے آمدنی کا روپیہ بلا اندراج لے لیا ہے اور بہت سا روپیہ رجسٹر اخراجات میں دکھلایا ہے جو کہ ہرگز ہرگز خرچ نہیں کیا گیا + اب اگر خزانچی اپنے حساب کی کتابیں پیش کرے اور کہے کہ یہہ کتابیں بالکل درست ہیں اور میں نے خرچ اور آمدنی کو ٹھیک ٹھیک اور صحیح طور پر ان میں دکھلایا ہے تو کیا آپ یہہ نہیں سمجھتے کہ اگر تہمت لگانے والا اُس کی بددیانتی کا کچھ ثبوت نہ دیگا تو کوئی بھی اُس کی بات کو سچ نہ جانیگا۔ اِسی طرح سے جب اہل اسلام کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے انجیل کو خلط ملط کر دیا ہے تو ہم انجیل شریف کو پیش کرتے اور کہتے ہیں کہ یہہ کتاب صحیح ہے ہم نے اس میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں کیا۔ پھر اگر آپ یہی کہے جائیں کہ عیسائیوں نے انجیل کو بدل ڈالا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس اس امر کا کیا ثبوت ہے؟ درحقیقت آج تک اِس اِلزام کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا۔ آپ کے مولوی صاحبان صرف کہتے ہی ہیں لیکن اُنہوں نے اب تک نہ تو کوئی ثبوت دیا ہے اور نہ دے ہی سکتے ہیں۔ بخلاف اِس کے ہم یہہ صاف ثابت کر سکتے ہیں کہ عیسائیوں نے انجیل شریف کی تحریف نہیں کی۔ نہ اُنہوں نے اِس کی تعلیم کو بدلا ہے اور نہ کسی ایسی عبارت کا اُڑانا ہی ثابت ہو سکتا ہے جس میں محمد صاحب کے حق میں کچھ درج تھا +

اے عزیز برادران اہل اِسلام آپ کے مولوی صاحبان فرماتے ہیں کہ

عیسائیوں نے انجیل شریف کو بدل ڈالا ہے - بہرحال اب آپ کو یہہ ماننا پڑیگا
کہ اگر عیسائیوں نے انجیل شریف کو بدلا ہے تو ضرور یا تو محمد صاحب کی پیدایش
سے پہلے بدلا ہے یا اُس کے بعد - پس اگر کوئی یہہ کہے کہ اُنہوں نے محمد صاحب
کی پیدائش سے پیشتر انجیل شریف کی تحریف کی ہے تو ہم اس کا جواب یوں
دیتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بابت اُس کی پیدایش سے پیشتر کچھ
نہیں جانتا - وہ بیشمار بچے جو اس دنیا میں ہمارے بعد پیدا ہونگے اُن کی بابت
اب کسی کو کیا معلوم ہے ؟

اِس طرح سے یہہ بات بالکل صاف ہے کہ محمد صاحب کی پیدایش سے
پیشتر عیسائی اُن کی بابت کچھ نہیں جانتے تھے اور اس سے یہہ صاف نتیجہ
نکلتا ہے کہ انجیل شریف میں محمد صاحب کے حق میں کوئی تبدیلی کرنے کا خیال
ہرگز ہرگز اُن کے دل میں نہیں آسکتا تھا ؎

اور اگر کوئی صاحب یہہ کہے کہ انجیل شریف میں محمد صاحب کے حق میں
چند پیشینگوئیاں تھیں جن کو عیسائیوں نے پسند نہ کیا اور اس واسطے اُن کو
انجیل شریف سے خارج کردیا - تو ہم اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ہر ایک انسان
اپنی بھلائی چاہتا ہے - اگر کسی کتاب میں یوں لکھا ہو کہ فلاں شخص کو بڑی تکلیف
ہوگی تو بیشک ممکن ہے کہ وہ اس عبارت کو کاٹ ڈالے - لیکن اگر اس کی بھلائی
کی بشارت ہو تو وہ ہرگز ہرگز اُسے نہ کاٹیگا فرض کرو کہ ملکہ معظمہ حال کے وائسرائے
کو یہہ حکم بھیجے کہ سب لوگوں پر اس امر کا اظہار کرو کہ میں تمہارے بعد فلاں شخص

گورنر جنرل مقرر کر کے بھیجونگی جو کہ ہندوستان کے باشندوں کو ہر طرح کی تکالیف و مصائب سے رہائی دیگا اور سب کو نہایت خوشی اور امن و چین کی حالت میں رکھے گا۔ کیا ایسی خوشخبری سنکر لوگ شادمان نہونگے ❖

جب موجودہ گورنر جنرل اس فرمان شاہی کو چھپوائے اور دیواروں پر چسپاں کرادے۔ اور اخباروں میں مشتہر کرادے تو کیا لوگ اسکو پھاڑ ڈالیں گے یا کسی اور طرح سے اُس کو ضایع کرنے میں ساعی و کوشاں ہونگے؟ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ وہ اس کی بڑی سے بڑی حفاظت کرینگے ❖

پس اسی طرح اگر عیسیٰ علیہ السلام کا یہہ فرمان ہوتا کہ میرے بعد محمد صاحب پیغمبر آخر الزمان تشریف لاوینگے اور تمام لوگوں کو اُن سے فیض پہنچیگا اور وہ دنیا کے لئے باعث رحمت ہونگے تو کیا تمام عیسائی اپنے آقا کی اس تقریر سے خوش نہوتے اور اس کی کمال حفاظت و نگہبانی نہ کرتے؟ بیشک ضرور وہ ایسا ہی کرتے۔ پس یہہ خیال کرنا کہ عیسائیوں نے محمد صاحب کی پیدایش سے پیشتر انجیل شریف کو بدل ڈالا ہے بالکل فضول اور ایک بے معنی بات ہے ❖

خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس میں (کلام الٰہی میں) کچھ بڑھائیگا تو میں اُس پر وہ تمام آفتیں جو اس کتاب میں مذکور ہیں نازل کرونگا اور جو کوئی اس کتاب سے کچھ مٹائیگا یا کاٹ ڈالیگا میں کتاب حیات سے اُس کا نام کاٹ دونگا۔ دیکھو مکاشفات ۲۲ باب ۱۸ و ۱۹ آیات ❖

اب ذرا خیال کیجئے کہ ایسا شخص کون ہوگا جو کہ خدائے تعالیٰ کے اِس خوفناک

کلام کو سُننے اور پھر بھی انجیل شریف میں کسی طرح کی کمی بیشی کرنے کو تیار ہو یا اُس میں کچھ گھٹا بڑھا سکے اور خدا سے نہ ڈرے؟ اور اگر بفرض محال کوئی شریر آدمی ایسا کرنے کی جرأت کرے بھی تو کیا باقی عیسائی اُس کی شرارت ظاہر نہ کریں گے؟ اور گو بعض شریر آدمی چند جلدوں میں تغیر و تبدل کر دیں تو بھی کیا انجیل شریف کی باقی جلدیں صحیح اور اصل کے مطابق نہیں رہینگی؟ یقیناً باقی نسخوں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل واقع نہ ہوگا۔ پس ہم یہہ صاف نتیجہ نکالتے ہیں کہ محمد صاحب کی پیدائش سے پیشتر انجیل شریف ہرگز ہرگز تحریف نہیں ہوئی +

ہم قرآن میں بہت جگہہ توراۃ و انجیل کا ذکر پڑھتے ہیں۔ قرآن میں یہہ لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ دی اور مسیح کو انجیل۔ اور تمام قرآن میں اس بات کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ عیسائیوں نے انجیل شریف کو بدل ڈالا یا اُس کی تحریف کی گئی۔ بلکہ بخلاف اِسکے یہود و نصاریٰ دونوں کو قرآن میں صاف حکم ہے کہ وہ توراۃ و انجیل کا مطالعہ کریں۔ سورہ توبہ کی ۱۱۲ آیت میں مسطور ہے کہ "ازروئے توراۃ و انجیل اور قرآن وعدہ یقیناً سچا ہے"۔ اور سورہ مائدہ کی ۷۳ آیت میں مندرج ہے کہ "اے لوگو جن کے پاس خدا کا کلام پہنچا ہے تم بالکل بے قیام ہو جبتک تم توراۃ و انجیل اور ان باتوں کو حفظ نہ کرو جو خداوند تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے پاس پہنچیں ہیں۔ پھر سورہ عنکبوت کی ۴۵ آیت میں اہل کتاب کی بابت لکھا ہے کہ "ہم اُن تمام الہامات و مکاشفات پر جو ہمپر ظاہر ہوئے ایمان رکھتے ہیں۔ اور نیز اُسپر جو کہ تم (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوا۔ ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اس قسم کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد صاحب

کے زمانہ میں توراۃ و انجیل بالکل صحیح اور درست تھیں - کیونکہ قرآن میں عیسائیوں
پر ایک دفعہ بھی انجیل شریف کی تحریف کا الزام نہیں پایا جاتا بلکہ اُن کو توراۃ
و انجیل کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی طرف ترغیب دلائی جاتی ہے وہی انجیل جو
اُس زمانہ میں عیسائیوں کے پاس تھی کلام الٰہی کے طور پر اس کی تعریف کی گئی ہے -
اگر محمد صاحب کی پیدایش سے پیشتر انجیل شریف کی تحریف ہوتی تو ہرگز ہرگز قرآن
میں اُس کی ایسی تعریف نہ ہوتی جیسی کہ ہے ان تمام متذکرہ بالا دلایل سے ہم اُسکو صاف
ثابت کر سکتے ہیں کہ محمد صاحب کی پیدایش سے پہلے ہرگز ہرگز انجیل کی تحریف و تخریب
نہیں ہوئی - اب ہم اس امر کے ثبوت پیش کرینگے کہ محمد صاحب کے پیدا ہونیکے
بعد بھی انجیل شریف تحریف نہیں ہوئی +

(۱) ہر ایک گروہ میں اچھے بُرے دونوں طرح کے آدمی پائے جاتے ہیں سو
جس طرح اور گروہوں میں ہیں اسی طرح عیسائیوں میں بھی ہیں - اس کا قرآن صاف
اقرار کرتا ہے +

سورہ آل عمران کی ۱۱۳ میں لکھا ہے کہ "اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں ایک
راستباز نسل ہے - اور وہ نیکو کار لوگ ہیں" پھر ۱۹۹ آیت میں مذکور ہے کہ "اہل
کتاب میں یقیناً ایسے لوگ ہیں جو خدا کے ایماندار بندے ہیں" اب ہم پوچھتے
ہیں کہ دیانتدار عیسائیوں نے انجیل شریف کی تحریف کی؟ یہہ کس طرح ہو سکتا ہے
کہ اُنھوں نے ایسا کیا ہو؟ کیا نیک آدمی بُرے کام کرتے ہیں اور کیا خدا کے کلام کو
بدلنا یا اُس میں اپنی مرضی کے موافق کچھ کمی بیشی کرنا برا کام نہیں ہے؟ بلاریب یہہ

نہایت بری بات ہے اور اس سے بڑا گناہ ہو نہیں سکتا یا یوں کہیں کہ کلام الٰہی میں دست اندازی کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ دیانتدار مسیحی ہرگز ہرگز ایسا نہیں کر سکتے +

اب اگر کوئی یہہ جواب دے اور کہے کہ یہہ دیانت دار اور نیک عیسائیوں کا کام نہیں بلکہ بددیانت اور بدکار آدمیوں نے انجیل شریف کو خراب کر دیا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اُنہوں نے کس غرض سے ایسا کیا؟ بدکار آدمی دُنیا میں ہمیشہ دولت اور شہرت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ تھوڑے ہی دنوں میں سلطنتِ اِسلام بہت سے ملکوں میں قایم ہو گئی تھی۔ اُن بددیانت عیسائیوں نے معلوم کیا ہوگا کہ اگر وہ مُسلمان ہو جاتے تو اُن کو دولت و عزّت دونوں میسّر ہوتیں اور مسیحی رہنے سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ باوجود یہہ جاننے کے کیا اُنہوں نے خدا کے کلام کو تحریف کیا اور وہ بھی صرف اِس غرض سے کہ وہ مسیحی رہیں؟ نہیں ہرگز نہیں! اُن پر یہہ صاف ظاہر ہونا چاہئے تھا کہ وہ ایسا کرنے سے اِس جہان میں اِسلام کو قبول نہ کرنے کے باعث ستائے جاوینگے اور قیامت کے دن خدا کے کلام کو بدلنے کے باعث دوزخ کے وارث ہونگے اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بددیانت عیسائیوں نے بھی انجیل شریف کی تخریب و تحریف کا کام نہیں کیا۔ پھر ذرا اِس پر غور فرمائیے کہ اگر بے ایمان آدمیوں نے انجیل شریف کی تخریب میں کوشش کی تو کیا مسیح کے سچے گواہوں اور ایمان دار اور دیانتدار عیسائیوں نے جن کے پاس انجیل شریف کے صحیح اور اصلی نسخے موجود تھے

انکی شرارت اور بدیانتی کو لوگوں پر ظاہر نہ کیا؟

ضرور اگر ضرورت ہوتی تو وہ ایسا ہی کرتے - اس میں کسی طرح کا کلام نہیں کہ بڑے عیسائیوں سے بھی انجیل شریف کی تخریب وقوع میں نہیں آئی *

(۲) پھر مسیحی مذہب محمد صاحب سے پیشتر بہت سے ملکوں میں قایم ہوچکا تھا اور عرب ومصر - یونان واٹلی - سپین اور شمالی افریقہ - انگلستان اور دیگر بہت سے ممالک میں انجیل شریف کی منادی ہو چکی تھی - کروڑوں مسیحی ہزارہا شہروں اور قصبوں میں آباد تھے - اور ہر جگہہ عیسائی لوگ انجیل شریف کو پڑھتے اور سنتے تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محمد صاحب کے زمانہ میں انجیل شریف کے ہزارہا نسخے مختلف ممالک میں موجود تھے *

اب آپ ذرا خیال کیجئے کہ اگر کوئی ناراست مسیحی انجیل شریف کی تخریب میں ساعی وکوشاں ہوتا تو کیا اُن ہزارہا نسخوں کو جن کی صحت ودرستی کا اوپر ذکر ہوا ہے خراب کرسکتا تھا؟ اگر ملک عرب میں کسی نے ایسا کیا تو کیا ہسپانیہ اور انگلستان اور دیگر دور دراز ممالک میں جو صحیح نسخے موجود تھے سب کے سب بدل گئے؟ اگر برے عیسائیوں نے انجیل کو بدل دیا تو کیا نیک عیسائیوں نے اُس کتاب مقدس کے اصلی اور سچے نسخجات کو جو اُن کے پاس موجود تھے کمال حفاظت اور احتیاط کماحقہ سے نہ رکھا ہوگا؟*

اگرچہ اہل اسلام کے مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ عیسائی لوگوں نے انجیل شریف کو تحریف کردیا ہے توبھی وہ کبھی اُس پاک کلام کا کوئی نسخہ جس کا قرآن

اقرار کرتا ہے اور جس کو وہ سچا جانتے ہیں دکھا نہیں سکتے - اِس وقت انجیل شریف کے سیکڑوں نسخے اور ترجمے موجود ہیں لیکن مولوی صاحبان اپنے خیال کے موافق اُن میں سے کسی کو سچا نہیں کہہ سکتے - کیونکہ اُن سب میں مسیح کی بابت ایک ہی تعلیم ہے اور محمد صاحب کے حق میں کسی میں ایک لفظ بھی نہیں پایا جاتا +

(۳) مُقام غور ہے کہ محمد صاحب کی پیدایش سے پہلے اور اُس کے بعد اور نیز محمد صاحب کے زمانہ میں عیسائیوں کے کئی فرقے تھے - جیسا کہ اہل اسلام میں بھی سُنّی - شیعہ - وغیرہ وغیرہ فرقے موجود ہیں - عیسائیوں میں یہہ فرقے قدیم سے اِسی طرح چلے آئے ہیں +

اب دیکھئے کہ اگر ایک فرقہ کے لوگ انجیل شریف میں کچھ تغیّر و تبدل کرنے کی کوشش کرتے تو کیا دوسرے فرقہ کے لوگ اس بات کو ظاہر نہ کرتے ؟ اغلباً وہ ضرور ایسا ہی کرتے لیکن بخلاف اس کے آجتک کسی فرقہ کے عیسائیوں نے دوسرے فرقہ پر یہہ الزام نہیں لگایا کہ اُس فرقہ کے عیسائیوں نے انجیل شریف سے کوئی ایسی عبارت کاٹ ڈالی ہے جس میں محمد صاحب کے حق میں کچھ مندرج تھا +

(۴) آجکل انجیل شریف کے بہت سے قلمی نسخے موجود ہیں اور اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جو کہ محمد صاحب کی پیدایش سے بہت پہلے کے لکھے ہوئے ہیں پانچ ایسے نسخے موجود ہیں جو کہ محمد صاحب کی پیدایش سے قریباً دو سو برس پہلے کے لکھے ہوئے ہیں - یہہ نسخجات جن کا ذکر اوپر ہوا ہے - لنڈن - روم - کیمبرج - پیرس اور سینٹ پیٹرز برگ میں موجود ہیں جب ہم اِن نسخوں کو پڑھتے ہیں تو اُن کو بالکل

اُس انجیل شریف کے مطابق پاتے ہیں جو اسوقت عیسائیوں کے پاس ہے اور اُن میں سے کسی میں محمد صاحب کے حق میں ایک لفظ بھی نہیں ملتا - اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے محمد صاحب کی پیدائش کے بعد بھی انجیل شریف میں کسی طرح کا تغیّر و تبدّل نہیں کیا - کیونکہ انجیل شریف کے وہ نسخے جو آجکل مروّج ہیں بالکل اُن سے مطابقت رکھتے ہیں جو محمد صاحب کی وفات سے قریبًا دوسو سال پیشتر مروّج تھے +

اِن چار مختلف دلایل سے ہمنے صاف ثابت کردکھایا ہے کہ محمد صاحب کی پیدایش سے پیشتر انجیل شریف کی تحریف ثابت نہیں ہوسکتی اور چار دیگر دلایل سے ہم ثابت کرچکے ہیں کہ اُس کی پیدائش کے بعد بھی ہرگز ہرگز انجیل شریف کی تحریف و تخریب نہیں ہوئی +

لہذا آپ کو بہر حال یہہ ماننا پڑے گا کہ جو انجیل آجکل عیسائیوں کے پاس ہے بالکل سچّی اور اصلی ہے +

سب سے بڑی زبردست دلیل یہہ ہے کہ آپ کے مولوی صاحبان فرماتے ہیں کہ انجیل منسوخ ہوگئی ہے - جیساکہ گورنر جنرل کوئی قانون بناتا ہے اور چند سالوں کے بعد کوئی اور نیا قانون جاری کرتا ہے جس کے باعث پہلا قانون منسوخ ہوجاتا ہے اور اس پر کوئی عمل نہیں کرتا بلکہ وہ آیندہ کے لئے ردّی اور نکمّا خیال کیا جاتا ہے +

آپ کے مولوی صاحبان کا قول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جب قرآن

نازل کیا تو انجیل کو منسوخ کر دیا لیکن آپ ذرا سوچیں اور خیال فرماویں کہ گو قانون اس طرح سے بدل جاوے یا منسوخ ہو جاوے تو جو بات سچ تھی وہ بہر حال و بہر کیف ہمیشہ سچ رہیگی اور کسی زمانے میں جھوٹی اور لغو نہیں ہو جاویگی۔ اور اس بات کا سب کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا کبھی جھوٹ نہیں بولتا اِس لئے خدائے تعالیٰ نے تورات یا انجیل میں جو بات ایک دفعہ بھی کہی ہے وہ ضرور بالضرور سچ اور حق ہے۔ اِس میں کسی طرح کے شک و شبہہ کو جگہ نہیں۔ اُس نے تورات میں فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام شیطان کے بس میں آکر گنہگار بن گیا۔ سو یہہ بیان جیسا کہ ایام قدیم میں سچ و حق تھا ویسا ہی اب اور آیندہ کو ابدالاباد تک سچ سمجھا جاویگا۔ اِسی طرح سے جو کچھ اُس ذاتِ پاک نے انجیل شریف میں فرمایا اور سکھایا ہے بالکل سچ ہے اور ہمیشہ سچ رہیگا۔ اب بلحاظ اِس کے کہ انجیل شریف کلام اللہ ہے جو کچھ اس میں درج ہے سب کا سب سچ اور اعتبار و وثوق کامل کے قابل ہے۔ ہم ذرا اِس امر پر غور کریں کہ انجیل شریف کی علت غائی کیا ہو سکتی ہے اور اس کا خلاصہ اور لب لباب کیا ہے؟ حضرت یوحنا کی انجیل کے تیسرے باب کی سولہویں آیت میں لکھا ہے کہ "خدائے تعالیٰ نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے کبھی ہلاک نہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" ۔

جب برادران اہل اسلام فقرہ "ابن اللہ" کو سُنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے اُن کے ایسا کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ انجیل شریف کے الفاظ

ٹھیک طور سے سمجھ نہیں سکتے جب انجیل شریف فرماتی ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے
تو اس کا ہرگز ہرگز یہہ مطلب نہیں ہے کہ مسیح خدا کا ایسا ہی بیٹا ہے جیسا کہ انسان
کا انسان بیٹا ہوتا ہے کیونکہ یہہ کہنا ایک خوفناک اور دہشت انگیز کفر بکنا ہے۔ مسیحی
لوگ ایسا کفر بکنے سے اسی قدر ترساں اور لرزاں ہیں جس قدر کہ ہمارے برادران اہل
اسلام لیکن جب انجیل شریف فرماتی ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے تو اس کو یوں
سمجھنا چاہئے +

(۱) کہ باپ اور بیٹے کی ایک ہی ماہیت ہے۔ جس طرح کہ انسان کا بیٹا انسان
ہے اسی طرح سے جب مسیح خدا کا بیٹا کہلاتا ہے تو اس کا مطلب یہہ ہے کہ خدا کا بیٹا خدا
ہے۔ درحقیقت مسیح ایک عام آدمی یا عام نبی نہیں ہے وہ حقیقی خدا تھا۔ اسیواسطے اُسنے
انجیل شریف میں فرمایا کہ میں اور باپ ایک ہی ہیں۔ (دیکھو یوحنا۔ ۱۰باب ۳۰ آیت) +

(۲) ہم جملہ ''ابن اللہ'' سے سمجھ سکتے ہیں کہ یسوع مسیح کی عظمت و شان بیان
سے باہر ہے۔ چند سال کا ذکر ہے کہ ملکہ معظمہ کے فرزند عزیز ہندوستان میں
تشریف لائے تھے آپ نے دیکھا ہو گا کہ تمام لوگوں نے کہاں تک اِن کی عزت و
حرمت کی تھی۔ جبکہ ملکہ معظمہ کا بیٹا اس قدر عزت کے لایق سمجھا گیا تو پھر صاف
ظاہر ہے کہ خدائے برتر و بزرگ کا اکلوتا کسقدر عزت و جلال کے لایق ہے +

(۳) فقرہ ''ابن اللہ'' کے معنے یہہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کو یسوع مسیح سے وہ
محبت ہے جو کہ باپ کو بیٹے سے ہوتی ہے جس طرح باپ کو بیٹا سب چیزوں سے
زیادہ عزیز ہوتا ہے اسی طرح یسوع مسیح خدا کو سب سے زیادہ عزیز و پیارا ہے۔

انجیل شریف میں مذکور ہے کہ مسیح ایک اور معنے سے بھی خدا کا بیٹا کہلا سکتا ہے کیونکہ وہ خدا کی ایک خاص قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہوا - اُس کی ایسی پیدایش کا بیان انجیل و قرآن دونوں میں صاف صاف مندرج ہے - حضرت جبرائیل فرشتہ نے جب حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو مسیح کی پیدایش کی خوشخبری دی تو اُس نے (فرشتہ نے) یوں کہا تھا کہ "روح القدس تجھ پر نازل ہوگا - اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا تجھ پر سایہ ہوگا - اِس لئے وہ ذات پاک جو تجھ سے پیدا ہوگا وہ "ابن اللہ" کہلائیگا - (دیکھو لوقا ۱ باب ۳۵ آیت) سو جبکہ مسیح کا کوئی زمینی باپ نہ تھا اور خدا کی خاص قدرت سے پیدا ہوا وہ ابن اللہ اور خدا کا بیٹا کہلا سکتا تھا اب انجیل شریف کا پیغام جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہہ ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے - جس طرح خدا اِنسان سے بڑا ہے اُسی طرح سے یقیناً مسیح دوسرے نبیوں سے بزرگ و برتر ہے - وہی حقیقی نجات دہندہ ہے اور اُس کے سوا کوئی دوسرا نجات دہندہ نہیں ہے - انجیل شریف میں لکھا ہے کہ کوئی دوسرا شخص صاحب نجات نہیں ہے کیونکہ آسمان وزمین میں آدمیوں کے درمیان کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں (دیکھو اعمال الرسل ۴ باب ۱۲ آیت) خدائے تعالیٰ نے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا چنانچہ انجیل شریف میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح دُنیا میں آیا تاکہ گنہگاروں کو بچا وے - وہ ہمارے لئے اِنسان بنا - اور اِس جہان میں بہت برسوں تک رہا لیکن اُس نے کبھی گناہ نہ کیا - اُس نے لوگوں کو حق کی تعلیم دی اور بہت سے معجزے دکھائے اِس طرح سے اُس

نے لوگوں کو سچا اور سیدھا راستہ دکھلایا یعنے دین حق اور مذہب حقیقی کی رہبری کی اس کے بعد وہ صلیب پر کھینچا گیا اور اُس نے اپنی جان دیکر ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا۔ کفارہ کے بغیر کوئی گناہ معاف نہیں ہو سکتا اور کفارہ پورا ہونا چاہئے روپیہ کی چیز ایک پیسہ میں نہیں خرید سکتے نہ بکریوں اور اونٹوں کا خون انسان کا کفارہ ہو سکتا ہے لیکن خداوند یسوع مسیح نے ہمارے گناہوں کو اُٹھالیا چنانچہ انجیل شریف میں لکھا ہے کہ ”وہ جہان کے گناہوں کو اُٹھالیجاتا ہے“ (دیکھو یوحنا ۱ باب ۲۹ آیت)*

وہ آپ ہمارے گناہوں کو لے کر مصلوب ہوا۔ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور صرف ہمارے ہی گناہوں کا نہیں بلکہ تمام جہان کے گناہوں کا (دیکھو اپطرس ۲ باب ۲۴ آیت)*

اس طرح سے اُس نے ہماری سزا اپنے اوپر اُٹھالی اور اب وہ ہمکو گناہ سے مخلصی اور رہائی دے سکتا ہے (دیکھو ا یوحنا ۲ باب ۲ آیت)*

اس ماجرائے عجیب کے بعد خداوند یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا اور پھر چالیس دن کے بعد آسمان پر چڑھ گیا۔ اِس سے ہمکو صاف پتہ لگتا ہی کہ وہ موت پر غالب آیا۔ انجیل شریف میں مسطور ہے کہ زمین و آسمان کی ساری قدرت اُسکو دی گئی اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (دیکھو متی ۲۸ باب ۱۸ آیت)*

اُس نے شیطان کو مغلوب کیا ہے اور وہ بلا ریب ہمکو اُس کے پنجے سے چھڑا سکتا ہی۔ وہ ہمکو شیطان اور اُس کے تمام کاموں کے مقابلہ کی طاقت بخشیگا*

نیز انجیل شریف میں لکھا ہوا ہے کہ وہ اُن کو جو اُس کے وسیلے سے خدا پر ایمان لاتے ہیں پورے طور سے بچا سکتا ہے اور اُن کے لئے ہمیشہ خدا سے سفارش کرتا ہے۔ (دیکھو عبرانیوں کا خط، باب ۵ ۲ آیت) *

اے پیارے بھائیو! مسیح یسوع میں پناہ گزین ہو۔ اُس پر ایمان لاؤ اور تم نجات پاؤ گے *

اُس نے انجیل شریف میں خود فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ زندہ رہیگا۔ راہ اور سچائی اور زندگی میں ہوں کوئی باپ (خدا) پاس آ نہیں سکتا مگر وہ جو مجھ پاس آتا ہے۔ (دیکھو یوحنا ۶ باب، ۴۷ آیت اور ۱۴ باب ۶ آیت) *

مشن پریس لودیانہ - ایم وائلی منیجر

سنہ ۱۹۰۰ء